سخنان منظم و منظوم

ماہ غم نکلا محرم آگیا
موسم فریاد و ماتم آگیا

ہر طرف ہے وا حسینا یا حسینؑ
اشکباری آنکھ پر ہے فرض عین

نوحہ خوان ومرثیہ خوان امام
کر رہے ہیں ذکر شاہ تشنہ کام

ذاکرین ابن زہراؑ و علیؑ
سب ہیں مصروف مصائب گستری

گریہ وسینہ زنی کا دور ہے
غم سے ہر محفل کا عالم اور ہے

ہے عزا خانوں کی زینت دیدنی
اور عزاداروں کی حالت دیدنی

ہو رہا ہے ذکر قرآن وحدیث
ہے سبھی کو فکر قرآن وحدیث

ساتھ ہی مظلوم کا ماتم بھی ہے
اور شہیدان وفا کا غم بھی ہے

جو بھی ہے، ہے درس قرانی کے تحت
روح ایمانی وانسانی کے تحت

کس قدر بزم عزا روشن سی ہے
جس سے اہل ظلم کو الجھن سی ہے

عقل سے عاری ہیں اعدائے عزا
جلنے میں ناری ہیں اعدائے عزا

کہتے ہیں بدعت وہ سب آہ وعزا
اور قسمت کرتی ہے ان پر بُکا

بدعتی قسمت ہے لیکن کیا کریں
دل ہی میں بدعت ہے لیکن کیا کریں

ذکر مظلومی سے اتنا بغض کیوں؟
گریہ وزاری سے اتنا بغض کیوں؟

اس قدر کیوں بے قراری ہے حضور
کچھ تو وجہ پردہ داری ہے حضور

آپ اب تو آب آب ہونے کو ہیں
کن کے چہرے بے نقاب ہونے کو ہیں

زندہ دل بننا ہے تو آوٗ ادھر
حُر کی صورت بن کے آجاؤ ادھر

مدرسہ علم وعمل کا ہے یہی
ہاں یہی غم خانۂ سبط نبیؐ

جرأت اظہار سیکھو آ کے یاں
شاہ کا انکار سیکھو آ کے یاں

ظالمانہ مرنا ورنا اور ہے
حق پہ مظلومی سے مرنا اور ہے

ہے یہیں نوع بشر کا اتحاد
توڑتے ہیں دم یہیں بغض و عناد

حق کا دم بھرنا یہیں سے سیکھ لو
جینا اور مرنا یہیں سے سیکھ لو

اس لئے دینا ہے اس غم کو رواج
ہے خلاف ظلم یہ اک احتجاج

کربلا کی یاد ہے یہ تعزیت
جو ہے اک درس و پیام حریت

کربلا اک مطلع نور سحر
کربلا ہے عظمتوں کا اک نگر

کربلا باطل سے لڑ جانے کا نام
کربلا ہے حق پر اڑ جانے کا نام

کربلا ہے جرأت مظلومیت
کربلا ہے نصرت مظلومیت

کربلا ہے مکتب قرآنیہ
کربلا ہے مرکز اسلامیہ

کربلا فکر وہنر میں معتبر
کربلا ہے ہر نظر میں معتبر

کربلا، احسان جس کے بے حساب
کربلا ہے بے نظیر و لا جواب

آج بھی جس سے ہراساں ظلم ہے
کربلا ہی سے پشیماں ظلم ہے

(ادارہ)